۸

مرکزی انجمن حزب الرحمٰن

یا اللہ جل جلالہٗ

یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

۷۸۶
۹۲

لامکاں سے ہے مکاں تک یہ صدا آج کی رات ؛ آ نئے ہیں حبیبِ خدا لولاک لما آج کی رات

اس کے جلوے کا تو کیا کہنا مگر ؛ دیکھنے والے کو دیکھا چاہیے

زیرِ ظلِ عاطفت

حضرت فقیہ اعظم مولانا ابو الخیر محمد نور اللہ صاحب القادری النعیمی بانی و مہتمم

دار العلوم حنفیہ فریدیہ بصیر پور

بابت ماہ جمادی الاولیٰ و ثانیہ ۱۳۸۱ھ

معراج النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

شمارہ ۱۰

شاہباز روح مجلس از انبیا آتا ختند ؛ آنجا کہ تو ببالِ کرامت پریدہ
ہر یک بقدرِ خویش بجائے رسیدہ است ؛ آنجا کہ جائے نیست تو آنجا رسیدہ

مرتبہ

ابو الضیاء محمد باقر صدر انجمن و صدر المدرسین دار العلوم حنفیہ فریدیہ بصیر پور ضلع منٹگمری

شائع کردہ شعبۂ نشر و اشاعت انجمن حزب الرحمان بصیر پور ضلع منٹگمری،

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

حامداً و مصلیاً و مسلماً۔ اخوانِ ملت! اس میں شک نہیں کہ زمانہ بے شمار زیب و زینت کے ساز و سامان سے جگمگاتے ہزاروں شب وروز عالم کو دکھا چکا ہے اور بہت سی ساعتیں فرح و سرور کے سرمایہ پر نازاں نظر بھی آ چکی ہیں۔ لیکن جس طرح مصر کی مغروران حسن دناز حسنِ یوسفی کی تاب نہ لا کر بے بس و بیخود ہو گئی تھیں۔ اور جس طرح نیرِ اعظم کے سامنے چاند اور ستارے اپنے دعوائے حسن کو بے حقیقت سمجھتے ہیں۔ اسی طرح رفتارِ عالم کے تمام تر زیب و زینت کی گھڑیاں اس ایک آن کے آگے شرمندہ و سر بگریباں ہیں۔ جس آن میں اس سیاحِ لامکان صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رحمان ذوالاشان کی طرف سیر فرمائی تھی۔ یہ وہ آن تھی جس میں محبوبِ مکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قابَ قوسَینِ اَو اَدنیٰ کے حصار میں اس جلوۂ ذاتِ بحت کو بچشمِ سر دیکھا تھا جس کو خلوت سرائے لِی مَعَ اللہِ میں چشمِ دل دیکھا کرتے تھے۔ یہ وہ ساعت تھی جس میں سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قصرِ مَا اَدنیٰ میں پہنچ کر اپنے رب تعالیٰ کے ساتھ بے حجاب و بے نقاب ملاقات کی تھی۔ جس طرح آپ اَنَا اُنَاجِیْ مَنْ لَا اُنَاجِیْ کے حصنِ حصین میں بہزارہا ہزار پردہ ہمیشہ مناجات فرمایا کرتے تھے۔ ہاں ہاں یہ وہ رات ہے۔ کہ آفتابِ جہاں تاب کسبِ ضیا کر رہا ہے۔ چاند اور ایک ایک ستارہ لوٹ لوٹ کر فدا ہو رہا ہے جگہ جگہ پروانوں کا ہجوم ہے۔ جابجا محبوبؐ کی آمد آمد کی دھوم ہے۔ سما سے سمک تک ذرہ ذرہ میں غلغلہ شادمانی بلند ہے۔ قطرہ قطرہ اپنی قسمت پہ خوش و خورسند ہے۔ اور یکایک حضرت روح القدس علیہ السلام براق

بہشتی لئے ہوئے درِ اقدس پر حاضر ہے محبوبِ مکرم اپنے بسترۂ مقدسہ پر آرام فرما ہیں۔ جبرئیلِ امین نے مژدۂ معراج دیا۔ بیدار ہوئے۔ اللہ رے ہجومِ تجلی کہ فرطِ اشتیاق سے لمعاتِ انوار میں براقِ برق رفتار چمک کر اچھلتا اور سنبھل کر چھپتا اور عرض کرتا ہے کہ حضور پُرنور سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ؐ نے اس کی یہ استدعا قبول فرمائی۔ اعلیٰحضرت فرماتے ہیں (شعر) عجب نقارخش کا چمکنا غزال دم خوردہ کا بھڑکنا شعاعیں کے اڑا رہی تھیں تڑپتے آنکھوں پہ صاعقے تھے فتاویٰ افریقہ میں اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ تفریح الخاطر وغیرہ سے ناقل ہیں کہ محبوبِ مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کندھے مبارک پہ قدم منور رکھ کر براق پہ تشریف فرما ہوئے۔ اور بعض کے کلام میں ہے کہ عرش پہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے تشریف لیجاتے وقت ایسا ہوا۔ نہ یہ کہ کندھے مبارک پر ہی سوار ہو کر عرش پر تشریف لیگئے تھے۔ اب جبرئیل نے لگام پکڑی (جو یاقوتِ احمر کی تھی) میکائیل نے رکاب تھامی اسرافیل پیچھے ہوئے ہزارہا ہزار

— اس وقت بھی اسی رنجہ کو منظور فرمائیں سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کی یہ استدعا قبول فرمائی۔

فرشتے صف آرا دست بستہ حاضر ہیں۔ شہنشاہ کون و مکاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم براق برق پا پر سوار ہوئے۔ راستہ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات ہوئی۔ وہ اپنی قبر میں کھڑے ہوکر نماز گذار رہے تھے۔ پھر حضرت ابراھیم علیہ السلام سے جبرئیل نے شاہانہ رسمی تعارف کرایا۔ انہوں نے مرحبا کہکر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے دعائے برکت کی۔ ایک دم میں بیت المقدس پہنچے۔ وہاں کچھ لوگ بیٹھے دیکھے۔ ان سب نے مرحبًا بالنبی الامی کہا۔ اور ان میں لیکھ پیر تشریف فرما ہیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دریافت فرمایا۔ جبرائیل امین نے عرض کی۔ یہ حضور کے باپ ابراھیم اور یہ موسیٰ اور عیسیٰ علیہم السلام ہیں۔ پھر نماز قائم ہوئی۔ سب نے مل کر محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو امام کیا۔ روایات میں یہی ہے۔ محبوب اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ جبرائیل نے میرا ہاتھ پکڑ کر آگے کیا۔ میں نے نماز پڑھائی جبرائیل نے عرض کی کہ حضرت آدم علیہ السلام سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک تمام انبیائے کرام نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی۔ بروایت کعب احبار ہے۔ کہ جبرئیل نے اذان کہی اور آسمان سے فرشتے اترے۔ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ملائکہ و مرسلین علیہم السلام کی امامت فرمائی۔ انبیاء علیہم السلام نے اپنے رب کی حمد و ثنا کی اور اپنے فضائل جلیلہ کے خطبے پڑھے۔ سب کے بعد سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خطبۂ صدارت پڑھا۔ اور فرمایا،

تم سب نے اپنے رب کی ثنا کی۔ اور اب میں اپنے رب کی ثنا کرتا ہوں۔ حمد اس خدا کی جس نے مجھے تمام جہان کیلئے رحمت بناکر بھیجا، اور کافۂ ناس کا رسول بنایا۔ خوشخبری دیتا۔ ڈر سناتا۔ اور مجھ پر قرآن اتارا۔ اس میں ہر چیز کا روشن بیان ہے۔ اور میری امت سب امتوں سے بہتر اور امتِ عادل اور زمانہ میں مؤخر اور مرتبہ میں مقدم کی اور میرے لئے میرا سینہ کھول دیا۔ اور مجھ سے میرا بوجھ اتار لیا اور میرے لئے میرا ذکر بلند فرمایا۔ اور مجھے فاتح باب رسالت و خاتم دورِ نبوت کیا۔ جب خطبہ ختم فرمایا۔ تو حضرت ابراھیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرات انبیاء سے مخاطب ہوکر فرمایا۔ بہٰذا افضلکم محمد یعنی اسی لئے محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم تم سے افضل ہوئے۔

قربان جاؤں کیا ظہورِ تام و وفورِ احتشام جناب سید الانام ہے صلی اللہ علیہ وسلم۔ اعلیحضرت مولانا احمد رضا خاں صاحب قدس سرہٗ نے کیا ہی عجیب ارشاد فرمایا۔ وَلِلّٰہِ دَرُّہٗ قائلًا

نماز اقصیٰ میں تھا یہی سر۔ عیاں ہو معنی اوّل آخر

کہ دست بستہ ہیں پیچھے حاضر۔ جو سلطنت آگے کر گئے تھے۔

اب براق برق رفتار محبوب عالم صلی اللہ علیہ تعالیٰ علیہ وسلم کو لیکر عالم بالا کی طرف اٹھا۔ ایک قوم کی طرف ان پہنچا

آسمان آیا۔ جبرائیل نے دستک دی۔ دریافت کیا گیا یہ کون ہیں؟ جبرائیل نے اپنا نام بتایا۔ کہا گیا۔ تمہارے ساتھ کون صاحب ہیں؟ کہا محمد صلی اللہ تعالے علیہ وسلم۔ تو فرشتوں نے فرطِ مسرت سے کہا۔ کیا ان کی طرف پیغام معراج بھیجا گیا ہے؟ جبرائیل نے کہا۔ ہاں۔ تو فرشتوں نے مرحبا کہکر دروازہ کھولا۔ اسی طرح ہر آسمان پر ایسے ہی سوال و جواب ہوئے، گویا ہر جگہ سخت ناکہ بندی تھی۔ اور بغیر تثبت و اتقان کامل آنحضور پرنور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کسی کیلئے دروازہ کھولنے کی اجازت نہ تھی۔ حتیٰ کہ آج جبرائیل کو بھی بغیر محبوب اکرم آگے جانیکی اجازت نہ ہوئی۔ پہلے آسمان پر حضرت آدم علیہ السلام سے ملاقات ہوئی۔ جبرائیل نے تعارف کرایا۔ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے السلام علیکم کہا۔ آدم علیہ السلام نے سلام کا جواب دے کر مرحباً بالابنِ الصالح والنبیّ الصالح کہا آناً فاناً دوسرا آسمان آیا۔ پھر تیسرا پھر چوتھا پھر پانچواں جب چھٹے آسمان پر پہنچے تو وہاں موسیٰ علیہ السلام سے سلام و جواب سلام ہوا۔ اور انہوں نے مرحبا کہا۔ جب آگے چلنے لگے، تو موسیٰ علیہ السلام رونے لگے، دریافت کیا گیا۔ تو فرمایا۔ اس فرزندِ سعید کی شان سے رونا آتا ہے۔ کہ میرے بعد مبعوث ہوئے۔ اور ان کی امت کے لوگ میری امت سے زیادہ جنت میں جائیں گے۔ ساتویں آسمان پر حضرت ابراہیم علیہ السلام سے متعارف ہوئے۔ تو سلام وغیرہ کے بعد انہوں نے کہا مرحباً بالابنِ الصالح والنبیّ الصالح پھر سدرۃ المنتہیٰ پر پہنچے۔ اب جبرائیل کیلئے سدرہ سدِّراہ بن گئی۔ اور وہ وہیں رک گئے۔ حضور پر صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایسے مقام میں بھی دوست کو دوست چھوڑا کرتے ہیں؟ عرض کی۔ اگر ذرہ تجاوز کروں تو نور سے جل جاؤں

؎ اگر یک سرِ موئے برتر پرم ÷ فروغِ تجلّی بسوزد پرم (سعدی علیہ الرحمۃ)

حضور نے ارشاد فرمایا تو تجھے اپنے رب سے کوئی حاجت ہے؟ عرض کی، ہاں، اور نثار جاؤں کیا دقت پایہ پیاری پیاری گذارش کی کہ جب حضور مرتبہ دنیٰ پر فائز ہوں تو میری یہ عرض فراموش نہ فرمائیں۔ کہ جب امت مرحومہ روز قیامت صراط پر گذرے تو یہ خادم دیرینہ ان کے گذرنے کے لئے صراط پر اپنے پر بچھادے سرکار بیکس نواز نے اس کی یہ عرض قبول فرمائی۔ اللہ اللہ، اب محبوب مکرم صلی اللہ تعالے علیہ وسلم اکیلے ہی تشریف لے جارہے ہیں۔ اعلیحضرت رضی اللہ تعالی عنہ نے خوب فرمایا۔

؎ شانِ خدا کانہ ساتھ دے ان کے خرام کا وہ باز
سدرہ سے تا زمیں جسے نرم سی اک اڑان ہے۔

جب مقام مستوی سے آگے تجاوز فرمایا۔ تو پھر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام عالم نور میں ڈالے گئے۔ وہاں ستر ہزار پردے نور کے طے فرمائے۔ ہر پردے کی مسافت پانسو برس کی راہ۔ پھر ایک سبز بچھونا (رفرف) لٹکایا گیا۔ حضور اس پر عرش تک پہنچے۔ حضرت مولیٰ علی کرم اللہ تعالےٰ وجہہ سے مروی کہ جب حضور حجابِ عظمت تک پہنچے، پردے سے ایک فرشتہ نکلا اور اذان کہی۔ حق سبحانہ نے ہر کلمہ پر مؤذن کی تصدیق فرمائی۔ پھر فرشتے نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کا دستِ اقدس تھام کر حضور کو آگے کیا۔ حضورؐ نے تمام اہلِ سمٰوٰت کی امامت فرمائی جن میں حضرت آدم و نوح علیہم السلام بھی شامل تھے۔ اس وقت حق تعالےٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا شرف تمام اہل آسمان و زمین پر کامل کر دیا۔ پھر سرِ عرش جلوہ گری ہوئی۔ بعض علماء فرماتے ہیں کہ عرش تک ہی تشریف لے گئے آگے تجاوز نہ فرمایا۔ بعض نے کہا کہ آگے بھی ترقی فرمائی، مگر یہ روحانی سیر تھی۔ لیکن صحیح یہ ہے کہ معراج جسمانی میں عرش سے آگے وراء الوراء اور مقام دنیٰ تک بجسمہ الشریف ترقی فرمائی۔ قرآن حکیم میں ہے۔ فاوحیٰ الیٰ عبدہٖ ما اوحیٰ (ترجمہ) پس وحی فرمائی اپنے خاص بندے کی طرف جو وحی فرمائی، اس وحی سے مراد وحیٔ حمدا بلا واسطہ جبریل ہے۔ کیونکہ جبریل تو سدرۃ المنتہیٰ پر ہی رک گیا تھا۔ اس کی مقام دنیٰ تک رسائی کہاں اور عبدہٖ خود ہی (وحیدہٖ) سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ نہ صرف روح پاک۔ اس میں صرف کلمۂ شہادت کی شہادت ہی کافی و وافی ہے ونشھد ان محمداً عبدہٗ ورسولہٗ، نیز اس قرب خاص میں اللہ رب العالمین نے حضور پرنور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو ادن یا احمد ادن یا محمد کہکر بلایا تھا جس کی تفصیل آگے ملاحظ ہوگی۔ اور محمد و احمد اس ذات ستودہ صفات کے دو نام رکھے گئے تھے جس کو حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنے شکم اطہر سے جنم دیا تھا۔ تو ثابت ہوا اللہ تعالےٰ نے جس وقت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مقام قرب میں بلا کر وحی فرمائی تھی۔ اس وقت آپ جسم اطہر کے ساتھ ہی بارگاہِ الٰہی میں حاضر تھے۔ نیز حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی۔ کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے اپنے رب کو دو بار دیکھا۔ ایک بار دل کی آنکھ سے اور ایک بار اِس آنکھ سے۔ قاضی عیاض۔ امام نووی۔ علامہ محمد بن عبد الباقی علیہم الرحمۃ فرماتے ہیں۔ یہی راجح ہے کہ معراج کی رات محبوب مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب کو سر کی آنکھ سے دیکھا۔ تو سر اقدس ساتھ ہی تھا تو بچشم سر دیکھا۔ حضرت شیخ محقق علیہ الرحمۃ اشعۃ اللمعات میں فرماتے ہیں۔ "وآنحضرت نہ بجائے رفت کہ آنجا جا نیست۔ "

بر داشت از طبیعتِ امکاں قدم کہ آں + اسریٰ بعبدہٖ اسمٰت من المسجد الحرام،

تا عرصۂ محبوب کہ انتہائے عالم است ٭ کانجا نہ جاست نے جہت نے نشان نہ نام

یعنی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اس جگہ تشریف لے گئے جس جگہ نہ جگہ ہے نہ جہت نہ نام ہے نہ نشان۔ یعنی لامکان میں تشریف فرما ہوئے۔ حضرت شیخ مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ مکتوبات جلد اول میں ارشاد فرماتے ہیں جس کا ترجمہ یہ ہے۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو رب العٰلمین کے محبوب اور تمام موجودات اولین و آخرین سے بہترین ہیں معراج بدنی کی دولت سے مشرف ہوئے۔ اور عرش و کرسی سے آگے گذرے اور مکان و زمان سے اوپر تشریف لے گئے۔ اعلیحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

؎ عرش پہ جا کے مرغ عقل تھک کے گرا غش آگیا ٭ اور ابھی منزلوں پرے پہلا ہی آستان ہے

پھر فرماتے ہیں ؎ تھکے تھکے مرغان وہم کے پر اڑے تو اڑنے کو اور دم بھر

پہ ایسی سینہ کی کھائی ٹھوکر کہ خونِ اندیشہ تھوکتے تھے۔

علاوہ اس کے بہت سے دلائل اور قرائن ہیں۔ بوجہ اختصار ان ہی پر اقتصار کیا گیا۔ رہا یہ اشتباہ کہ عرش سے آگے لامکان ہے اور لامکان میں جسم کا وجود نامتصور ہے۔ تو یہ محض اشتباہ ہی ہے اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ بلکہ لامکان میں جسم کا وجود محض ممکن ہی نہیں بلکہ واقع بھی ہے کہ عرش اعظم لامکان میں ہی تو ہے۔ الیواقیت والجواہر میں منقول کہ عارفین کاملین کی نظر میں یہ عرش فضا میں اڑنے والے ذرات کی مثل ہے انتہیٰ بہ جائیکہ آں عالیجناب محبوب رب الارباب صلی اللہ علیہ وسلم۔ حضرت مولانا و مرشدنا صدر الافاضل الشاہ محمد نعیم الدین صاحب قدس سرہ المتین نے کیا خوب فرمایا۔ وللّٰہ درّہ قائلاً ؎

تا نداریم ظرف یک قطرہ ٭ او نیارد محیط را بشمار ٭ دل ما تنگ و تیرہ ہست نعیمؔ ٭ دل او ہست مشرق انوار

فقیر کا ایک شعر ؎ پتہ کس کو کیا ان کی حدّ علا کی ٭ محدّد ہے محدود کام محمدؐ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

بہر حال ثابت ہوا کہ حضور پر نور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم ببدنہ الشریف عرش سے آگے ورا الورا تک تشریف لے گئے۔ جسے ان کا رب جانے جو لے گیا پھر وہ جانیں جو تشریف لے گئے۔ پھر اس میں بے شمار غامض حکمتیں ہیں۔ منجملہ ایک یہ کہ اگر محبوب و محب کی ایسی بے نقاب و بے حجاب ملاقات اس عالم کون و فساد میں ہوتی تو تمام جہان جل کر راکھ ہو جاتا۔ عالم و الوند فرش زمین سے پیوند ہو جاتے۔ ہزاروں طور سیناء سینہ دہشت سے پیوستہ ہو جاتے۔ سنگڑوں کلیم گلیم خرد پھاڑ کر تاب تثبت نہ لاتے۔ لاکھوں یوسف

حاشا للہ کہسکر جذبہ کی کارد سے دست ہوش وحواس ٹکڑے کرڈالتے، حضرت مولیٰ جامی قدس سرہ السامی کیسی ایمان افروز حقیقت کہہ گئے۔ ے گر نبود پردۂ صفات محمد ؐ + خلق بسوزد ز نور ذات محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

اب رفرف بھی غائب ہوگیا۔ یہاں تنہائی میں کچھ گھبرائے، ناگاہ بندۂ جاں نثار حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آواز آئی۔ یار وفادار کی آواز سن کر پریشانی دور ہوئی۔ پھر یہ خطاب ہوا اُدنُ یا خیر البریۃ اُدنُ یا احمد اُدنُ یا محمد (ترجمہ) قریب ہو اے بہترین جملہ مخلوقات قریب ہو اے احمد، قریب ہو اے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

ے بڑھ اے محمد ؐ قریں ہو احمد قریب آ سرورِ ممجد + نثار جاؤں یہ کیا ندا تھی یہ کیا سماں تھا یہ کیا مزے تھے

(اعلیحضرت بریلوی علیہ الرحمتہ)

الیواقیت والجواہر میں سیدی عبدالوہاب شعرانی علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں۔ انہ اذا مرَّ علی حضرات الاسماء الالٰہیۃ صار متخلقا بصفاتہا فاذا مر علی الرحیم کان رحیماً او علی الغفور کان غفوراً او علی الکریم کان کریماً او علی الحلیم کان حلیماً او علی الشکور کان شکوراً او علی الجواد کان جواداً وھکذا انتہیٰ ما فی الیواقیت (ترجمہ) یعنی جب محبوب مکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسمائے الٰہیہ پر گذرے تھے۔ تو ان کی تمام صفتوں سے متصف ہو گئے تھے۔ مثلاً جب اسم رحیم پہ گذرے تو رحیم ہو گئے۔ اسم غفور پر گذرے تو غفور ہو گئے۔ اسم کریم پہ گذرے تو کریم ہو گئے۔ اسم حلیم پر گذرے تو حلیم ہو گئے اسم شکور پر گذرے تو شکور ہو گئے۔ اسم جواد پہ گذرے تو جواد ہو گئے۔ فقیر غفرلہ القدیر کہتا ہے۔ ایسے ہی جب اسم ذات پہ گذرے اور حق تعالیٰ کی زیارت سے مشرف ہوئے تو آئینہ حق نما اور مظہر ذات خدا ہو گئے جیسا کہ خود فرمایا۔ مَن رَاٰنی فقد رای الحق (ترجمہ) جس نے مجھ کو دیکھا اس نے ضرور حق کو دیکھا۔ اعلیحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس معنی کو کیا خوب واضح فرمایا۔

ے وصف جس کا ہے آئینۂ حق نما + اس خدا ساز طلعت پہ لاکھوں سلام

ے مظہر حق ہو تمہیں مظہر حق ہو تمہیں + تم میں ہے ظاہر خدا تم پہ کروڑوں درود

طیب الوردہ شرح قصیدہ بردہ ص ۳۸۵-۳۸۶ میں بحوالہ برلیقہ شرح طریقہ ہے۔ اس مقام قرب کے بعض خاص رازوں میں سے ایک یہ ہے۔ کہ جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے اپنے رب کو احسن صورت میں دیکھا۔ مجھے فرمایا۔ اے محبوب وہ کون امور ہیں۔ جن میں ملاء اعلیٰ جھگڑ رہے ہیں۔ میں نے عرض کی۔ الٰہی تو ہی جانتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے اپنے ید بیضا میرے دونوں شانوں کے درمیان رکھا۔ اس کی ٹھنڈک میں نے اپنے سینہ میں پائی پھر فرمایا

ے معنیٔ قد رأیٰ مقصدِ ما طغیٰ + نرگس باغ قدرت پہ لاکھوں سلام

اے محبوب اب جانتے ہو کہ کن امور میں ملاء اعلیٰ مخاصمہ کرتے ہیں۔ میں نے عرض کی ہاں کفارات، منجیات اور درجات مہلکات میں جھگڑ رہے ہیں۔ تو جناب باری نے فرمایا۔ سچ فرمایا۔ تو نے اے محبوب! پھر فرمایا، اے میرے فرشتو وَجَدْتُمْ حَلَّالَ الْمُشْكِلَاتِ فَاسْئَلُوا اشْكَالَكُمْ۔ اب تم نے مشکلکشا ئے کو پالیا۔ اب اپنی مشکلات ان سے حل کرالو۔ تو پہلے اسرافیل نے عرض کی۔ حضور۔ کفارات کیا ہیں۔ یعنی وہ کونسے کام ہیں جن سے اللہ تعالیٰ تمام گناہ معاف فرمادے۔ تو حضورؐ نے فرمایا مصیبت اور تکلیف کے وقت پورا وضو کرنا۔ اور جماعت سے نماز پڑھنے کیلئے پاؤں سے چل کر جانا۔ اور جماعت کے بعد دوسری جماعت کا منتظر رہنا۔ پھر میکائیل نے عرض کی۔ حضور درجات میں بلندی ہونے کے کیا کام ہیں۔ حضور نے فرمایا اللہ کیلئے کھانا کھلانا۔ اور سلام عام کرنا۔ اور رات میں نماز پڑھنا جب لوگ سو رہے ہوں۔ پھر جبرائیل نے عرض کی، حضورؐ منجیات یعنی عذاب سے نجات دلانے والے کون سے کام ہیں۔ حضور نے فرمایا۔ خوفِ الٰہی پوشیدہ اور علانیہ اور قصد فقر و غنیٰ میں اور عدل غضب و رضا میں۔ پھر عزرائیل نے عرض کی۔ حضورؐ انسان کو ہلاک کرنے والے کونسے کام ہیں۔ تو حضور نے فرمایا۔ متکبر، مغرور، مطائع۔ لالچ کا پیروکار۔ اور خواہش نفس کیلئے عورت پسند کرنے والا۔ پھر جناب باری کی طرف سے ارشاد ہوا۔ تمام جوابوں میں ہمارے حبیب نے سچ فرمایا۔ انتہیٰ۔ سبحان اللہ، شانِ عقدہ کشائی کہ باوجود خود حلال المشکلات ہونیکے خدا تعالیٰ نے ان کی مشکل کشائی خود نہ فرمائی۔ اور پیہم ایک ہزار برس تک ان چار مسائل پر مخاصمہ و مناظرہ رہا۔ کیونکہ ظاہر کرنا تھا۔ کہ باشیانِ فرش ہوں یا ساکنانِ عرش جس نے بھی مشکلیں حل کرائی ہوں وہ ان کے درِ دولت پہ حاضر ہوں کہ وہی میرے حاکمِ عادل اور مختارِ اعظم ہیں صلی اللہ علیہ وسلم۔ لمعہ صفحہ ۲۰۳-۲۰۴ میں علامہ مرزوقی علیہ الرحمۃ سے ناقل۔ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب قرب خاص میں پہنچے اور قاب قوسین او ادنیٰ کے مسند نشین ہوئے تو بارگاہ خاص میں حضورؐ نے عرض کی اَللّٰهُمَّ اَنْتَ مَا تَفْعَلُ بِاُمَّتِیْ۔ الٰہی میرے لئے تو یہ درجات و مراتب لیکن میری اُمت کیلئے تیری سرکار سے کیا عطا ہوگی۔ ارشاد باری ہوا۔ کہ محبوب ان پر میں رحمت نازل فرماتا ہوں۔ ان کے گناہ نیکیوں سے بدلتا ہوں۔ جو آپ کا اُمتی مجھے پکارے میں لَبَّیْكَ یَا عَبْدِیْ کہکر تسکین دیتا ہوں۔ اور جو مجھ سے وہ مانگتے ہیں عطا فرماتا ہوں۔ اور جو اپنی حالت پر دنیا میں میرے ساتھ توکل کرے۔ میں اُسے گنہگاروں سے مخفی رکھتا ہوں۔ اور آخرت میں تمہاری شفاعت اس کیلئے ہے۔ اور اگر حبیب معاتبہ حبیب کو محبوب نہ رکھتا۔ تو تیری اُمت سے محاسبہ ہی نہ کرتا۔ انتہیٰ۔ روایات میں ہے۔ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میرے رب نے مجھ سے کچھ پوچھا۔ مجھے جواب میں دشواری ہوئی

تو رب تعالیٰ نے میرے دونوں شانوں کے درمیان اپنا یدِ قدرت رکھا۔ جس سے میرے لئے تمام اشیاء روشن ہو گئیں تو میں نے ان کو پہچان لیا۔ ایک روایت میں ہے۔ مجھے اولین و آخرین کے علوم کا وارث بنا دیا۔ اور بھی کئی متفرقہ علوم عطا فرمائے۔ تین علوم ایسے عطا فرمائے۔ جن میں ایک ایک کے پوشیدہ رکھنے کی تاکید مزید فرمائی۔ کیونکہ میرے سوا کوئی بھی اس کا متحمل نہیں ہو سکتا۔ اور دوسرے ایک کا عام اختیار دیا۔ جس کو جو چاہوں۔ بیان کروں۔ اور ایک علم کی تبلیغ کا امر فرمایا۔ نامعلوم کیا کیا اسرار و رموز حاصل ہوئے۔ ہاں اتنا پتہ چلتا ہے۔ کہ فَاَوْحٰی اِلٰی عَبْدِهٖ مَاۤ اَوْحٰی یعنی پھر اس مناجات خاص میں وہ حقائق و معارف وحی فرمائے۔ جو فرمائے۔ کہ سوائے محبوب و محب کے کوئی نہیں جانتا اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ ؎

پھر دنیٰ کے راز میں عقلیں تو گم ہیں جیسی ہیں :: روحِ قدس سے پوچھئے تم نے بھی کچھ سنا کہ یوں

مگر جو خود خواجۂ سرائے خاص صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرما دیا۔ ہاں یہ بھی بیان فرمایا۔ کہ میری امت پر پچاس ۵۰ نمازیں فرض کی گئیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ جب میں واپس ہوا تو موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات ہوئی۔ انہوں نے دریافت کیا۔ کہ آپ کی امت کو کس عمل کے ساتھ مامور کیا گیا۔ میں نے کہا پچاس نمازیں۔ انہوں نے کہا۔ آپ کی امت میں اس کی طاقت نہیں اور میں بنی اسرائیل کو خوب آزما چکا ہوں۔ آپ واپس جائیں اور تخفیف چاہیں۔ میں واپس گیا۔ عرض کی تو دس کم ہوئیں۔ موسیٰ علیہ السلام نے پھر تخفیف کے متعلق واپس جانے کو کہا۔ حاضر دربار ہو کر اور تخفیف چاہی تو دس اور کم ہوئیں۔ مگر موسیٰ علیہ السلام نے پھر مزید تخفیف کیلئے سفارش کی۔ میں نے بارگاہ سے تخفیف کرائی۔ تو دس پھر کم ہوئیں۔ اسی طرح پھر حاضر ہونے پر دس اور معاف کر دیں (اب دس رہیں) موسیٰ علیہ السلام نے اور بھی سفارش کی۔ محبوب فرماتے ہیں۔ میں نے تخفیف چاہی تو پانچ کم ہوئیں (اب تو صرف پانچ رہیں)۔ مگر موسیٰ علیہ السلام نے پھر بزور سفارش کی کہ حضور واپس جائیے۔ اور تخفیف چاہیئے۔ آپ کی امت پانچ کی بھی طاقت نہیں رکھتی۔ حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ میں نے کہا۔ میں اپنے رب سے مانگتے مانگتے اب شرم کرتا ہوں۔ اب میں پانچ فرائض پر راضی ہوں۔ اور انہیں تسلیم کرتا ہوں۔ اس پر بارگاہ الٰہی سے ندا آئی۔ تم نے ہمارے فریضہ کا امضاء کیا اور ہم نے اپنے بندوں سے اعمال میں تخفیف فرما دی۔ یہ پانچ نمازیں ثواب میں پچاس ہیں۔ ہمارے ہاں بات میں تبدیلی نہیں کی جاتی۔ مروی ہے کہ حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے شب معراج عرش کے نیچے ایک سبز شہر دیکھے۔ ہر شہر تنتر حصے دنیا سے بڑا تھا۔ اور کل شہر فرشتوں سے پُر تھے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تقدیس کرتے ہیں اور تسبیح میں کہتے ہیں۔ اے اللہ

جمع اربعین ۱۳

جو شخص نماز جمعہ کیلئے حاضر ہو اس کی مغفرت فرما۔ اے اللہ جو شخص نماز جمعہ کیلئے اس دن غسل کرے۔ اس کی مغفرت فرما اور آپ نے اس رات بابِ جنت پر مکتوب پایا کہ صدقہ دینے والے کو دس مثلیں اور قرض دینے والے کو اٹھارہ مثلیں ثواب ملتا ہے۔ سبب دریافت فرمایا۔ تو جبرئیل نے کہا سوال لیسا اوقات بغیر ضرورت بھی کر لیا جاتا ہے مگر قرض تو ضرورت اور محتاجی کے وقت ہی مانگا جاتا ہے۔

القصہ بہشت و دوزخ اور تمام عالم بالا کی سیر فرمائی۔ واپس تشریف لائے تو وہی رات وہی ساعت اور وہی آن تھی

ے کنڈا ہلتا بستر بھی رہا گرم + اک دم میں سرِ عرش گئے آئے۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔

ماننے والوں نے مانا۔ منکرین نے انکار کیا۔ کچھ لوگوں نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا۔ کیا آپ اُن کی اس بات پر بھی تصدیق کرتے ہیں؟ آپ نے کہا۔ اگر یہ حضور نے فرمایا ہے تو یقیناً سچ فرمایا ہے۔ میں اس سے بھی زیادہ بعید امور میں ان کی تصدیق کرتا ہوں ان خبروں کی جو صبح و شام آسمانوں سے آتی ہیں۔ اُسی دن سے آپ صدیق مشہور ہوئے۔ حضرت مولیٰ علی کرم اللہ تعالےٰ وجہہ الکریم قسم دیکر فرمایا کرتے تھے۔ کہ بیشک اللہ تعالےٰ نے ابوبکر کا نام آسمانوں سے صدیق نازل فرمایا۔

رہا وقتِ قلیل اور سفرِ طویل کا اشتباہ تو یہ محض اشتباہ ہی ہے۔ روس اور امریکہ کی شعبدہ بازیاں ہی اس اشتباہ کو دور کرنے کیلئے کافی ہیں ع۔ شہادت اپنی دلوا لیتے ہیں وہ حق و باطل سے۔" لہٰذا کسی نئے اور قاطع جواب کی چنداں ضرورت نہیں، آنکھ والے خود جانتے ہیں کہ شعاعِ بصری دور و نزدیک یکساں پہنچتی ہے آنکھ کھلتے ہی اُسی آن میں آٹھویں آسمان کے ستاروں پر جا لگتی ہے حالانکہ یہاں سے فلکِ ہشتم سات ہزار پانسو برس کا سفر ہے۔ اور جسم مجرد آنحضور سراپا نور علیہ الصلوٰۃ والسلام تو نورِ چشم سے بدرجہا پاک تر و لطیف تر ہیں۔ اب اس سلسلہ کج مج بیانی کو حضرت مولیٰ جامی قدس سرہٗ السامی کے ایک محبت بھرے شعر پر ختم کرتا ہوں۔

ے تو جانِ پاکی سر بسر نے آب و خاک اے نازنیں + واللہ ز جاں ہم پاک تر نفسی فداک اے نازنیں،

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العٰلمین والصلوٰۃ والسلام علی المحبوب الاعظم وعلیٰ آلہٖ وصحبہٖ اجمعین

از تفسیر کبیر۔ خازن۔ مظہری۔ روح البیان۔ الخصائص الکبریٰ۔ مدارج النبوۃ۔ اشعۃ اللمعات۔ الیواقیت والجواہر۔ تجلی الیقین۔ منیۃ المنیہ۔ نتائی افریقیہ۔ طیب الوردہ شرح قصیدہ بردہ شریف وغیرہا۔

دارالعلوم حنفیہ فریدیہ بصیر پور ضلع منٹگمری

دارالعلوم ہذا نہائت بلند پایہ بے لوث خدمات دین متین انجام دے رہا ہے۔ مستند و قابل مدرس بے نظیر مبلغ۔ بہترین مناظر۔ اچھے سے اچھے مفتی بن بن کر مختلف قصبوں اور شہروں میں نہائت سرگرمی سے کام کر رہے ہیں۔ حاضری طلبہ کے لحاظ سے یہ ادارہ ایک نمایاں حیثیت رکھتا ہے۔ سات بہترین قابل مدرس ہیں۔ بڑی تندہی کے ساتھ کام کر رہے ہیں۔ مدرسہ کے نام کوئی جائیداد نہیں۔ نہ ہی کوئی مستقل سفیر ہے محض اللہ رب العالمین کے فضل سے کام چل رہا ہے۔ وہ جسے چاہتا ہے۔ اس دینی کام میں حصہ لینے کی توفیق عطا فرما دیتا ہے۔ زکوٰۃ و صدقات کا بہترین مصرف ہے۔ خاص خیال رکھیں۔

انجمن حزب الرحمٰن بصیر پور

انجمن ہذا دارالعلوم ہذا کا ایک تبلیغی شعبہ ہے جو حسب استطاعت کام کر رہا ہے۔ مختلف مقامات پر جلسوں کے علاوہ پمفلٹوں اور پوسٹروں کے ذریعہ بھی بہترین خدمت تبلیغ ادا کر رہا ہے۔

اب پمفلٹ معراج النبی صلی اللہ علیہ وسلم بابت ماہ جمادی الاول تا آخری ۱۳۸۷ھ حاضر ہو رہا ہے۔ انجمن ہذا کی کامیابی کے لئے آپ کی مخصوص توجہات کی اشد ضرورت ہے۔

ناظم اعلیٰ انجمن ہذا

دعوتِ اشتراکِ عمل

انجمن ہذا کا رکن ہر مسلمان بن سکتا ہے۔ قواعد وضوابط کسی قریبی رکن یا دفتر انجمن سے براہِ راست طلب کر سکتے ہیں۔ اس میں شمولیت فرما کر ثواب دارین حاصل کریں۔ آپ کی شمولیت سے فریضۂ تبلیغ کی ادائیگی میں زیادتی ہوگی۔ والسلام،

(نوٹ) ایک آنہ کا ٹکٹ بھیجکر یہ پمفلٹ مفت طلب کر سکتے ہیں۔

معذرت

اراکین اور قارئین کرام کی خدمت میں گذارش ہے۔ کہ مجھے تقریباً دو ماہ تک مسلسل تکالیف اور پریشانیوں کا سامنا رہا جس کی وجہ سے پمفلٹ میں غیر معمولی تاخیر واقع ہوگئی۔ امید کہ چشم پوشی کی جائیگی آپ کی دعوات مخصوصہ کی بے حد ضرورت ہے کہ مولیٰ تعالیٰ ایسی تمام پریشانیوں سے بچائے رکھے۔ تاکہ آئندہ موجب تاخیر نہ بنیں، آمین ثم آمین والسلام ابوالضیاء غفرلہٗ

پتہ

دفتر انجمن حزب الرحمان دارالعلوم حنفیہ فریدیہ

بصیر پور ضلع منٹگمری

(دادا ہیٹل پریس منٹگمری)

یااللہ جل جلالہٗ — یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم

سلسلہ نمبر۹ بابت ماہ محرم الحرام ۱۳۷۷ھ مطابق اگست ۱۹۵۷ء

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ	حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ	حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ	حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

چاروں ہیں مستنیر رسالت کے نور سے ٭ چاروں کے حق میں حق ہے خلافت رسولؐ کی

مسئلہ عاشورہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ان بارہ مہینوں سے چار عزت والے ہیں محرم الحرام ان چار میں ایک ہے۔ اس کو شہر اللہ، شہر الانبیاء، راس السنۃ بھی کہتے ہیں۔ اس کی دسویں تاریخ کو یوم عاشورہ کہا جاتا ہے۔ یہ بڑی شان والا دن ہے اور بڑے اہم تاریخی واقعات کا حامل ہے۔ بہت سے رسولوں پر اس دن انعام ہوئے۔ اور واقعۂ ہائلہ جانسوز و زہرہ گداز کربلا بھی اسی دن پیش آیا۔ جو بظاہر حضرت شہزادہ عالی مقام امام حسین علیہ السلام اور آپ کے ساتھیوں کے لئے بڑی ہی صبر آزما مصیبتوں اور سختیوں سے پُر اور حقیقت میں ان کے خاص الخاص رحمتوں اور بے شمار نعمتوں کا باعث بنا۔ اس عظیم الشان دن میں عبادت کا بڑا ثواب ملتا ہے (حدیث) حضور پُرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ عاشورہ کا روزہ میں امید کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے گذشتہ سال کے گناہوں کو مٹا دے (حدیث) جس نے عاشورہ کے دن اپنے کنبہ والوں پر خرچ کرنے میں فراخی کی اللہ تعالیٰ اس پر تمام سال فراخی و وسعت فرمائے گا۔ حضرت سفیان ثوری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں ہم نے کئی بار اس کا تجربہ کیا اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرمان کے مطابق پایا۔ (مسئلہ) سبیلیں لگانا، دودھ، شربت پلانا، صدقہ کرنا، نوافل پڑھنا، روزہ رکھنا۔ اور شہدائے کرام کی ارواح کو اس کا ثواب پہنچانا باعث ثواب و برکات ہے (مسئلہ) ماتم کرنا، رخسار، سینہ پیٹنا، گریبان پھاڑنا، بال منڈانا، زخم لگانا، سیاہ لباس پہننا، رونا، بے صبری کرنا، واویلا کرنا، یا ایسی بے جا حرکات کو برضا و رغبت سُننا، دیکھنا، سخت ناجائز اور حرام اور بدعت و گمراہی ہے۔ یہی حضور پُرنور علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت امام حسین علیہ السلام اور دوسرے آئمہ کرام کی ہدایت کا اعلان صاف صاف ظاہر ہے۔ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آخری وصیت حضرات شیعہ کی معتبر کتاب انادہ البصائر سے منقول ہے۔ کہ جناب حسین علیہ السلام نے کربلا کے معاملہ میں اپنی ہمشیرہ سیدہ طاہرہ حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو فرمایا۔ اے بہن! جو میرا حق تم پر ہے۔ اُسی کی قسم دے کر کہتا ہوں۔ کہ میری مصیبت مفارقت پر صبر کرو۔ پس جب میں مارا جاؤں تو ہرگز منہ نہ پیٹنا۔ اور بال اپنے نہ نوچنا اور گریبان چاک نہ کرنا۔ حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے۔ صبر ایمان میں بمرتبہ سر کے ہے جسم سے نہیں ایمان اس شخص کا جس کے لئے صبر نہیں۔ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ صبر ایمان سے

ہر شے مرکے ہے جسم سے پس جب سر چلا جائے تو جسم چلا جاتا ہے۔ اسی طرح جس وقت چلا جائے صبر چلا جاتا ہے ایمان (اصول کافی باب الصبر جزو چہارم صفحہ ۱۷۵) ے مکن گریہ بر گور مقتول دوست + برو خرمی کن کہ مقبول اوست (سعدی رح)

یا اللہ ہمیں صبر عطا فرما اور آئمہ کرام کی ہدایات پر عمل کرنے کی توفیق دے آمین ثم آمین (صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین)

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ محمد رسول اللہ ط والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینہم تراہم رکعا سجدا (ترجمہ) محمد اللہ کے رسول ہیں۔ اور ان کے ساتھ والے کافروں پر سخت ہیں۔ اور آپس میں نرم دل۔ تو انہیں دیکھے گا رکوع کرتے سجدے میں گرتے۔" دوسری آیت میں ارشاد ہوا "فاصبحتم بنعمتہ اخوانا" (ترجمہ) تو اس کے فضل سے تم آپس میں بھائی ہو گئے۔ ان دونوں آیتوں سے معلوم ہوا صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین خصوصاً چار یار (خلفاء اربعہ) آپس میں مہربان اور بھائی بھائی بنے ہوئے تھے۔ اور ایک دوسرے کی حق تلفی کر کے کسی کو بیزار نہیں کرتے تھے۔ عاقل کو اشارہ کافی ہے۔

اب چند حدیثیں ملاحظہ ہوں۔ (حدیث) میری اُمت پر میری امت سے زیادہ مہربان ابوبکر ہے۔ (حدیث) حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نے فرمایا کہ اس اُمت میں نبی کے بعد ابوبکر اور عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) سب سے بہتر ہیں (حدیث) میرے تمام صحابہ کی عزت کرو۔ کہ وہ تم سب سے بہتر ہیں۔ (حدیث) اس مسلمان کو آگ نہ چھوئے گی جس نے مجھے دیکھا یا میرے دیکھنے والے کو دیکھا۔ (حدیث) میرے صحابہ کو گالیاں مت دو (حدیث) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ عنقریب کچھ ایسے لوگ نکلیں گے۔ جو ہماری محبت کا لباس پہن کر ہم پر سراسر جھوٹ کہیں گے۔ نشانی ان کی یہ ہے کہ وہ ابوبکر اور عمر کو گالیاں دیں گے۔ (منقول) ہے کہ کسی شخص نے حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ حضور پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جناب میں حضرت ابوبکر اور حضرت عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) کا کیا درجہ تھا۔ آپ نے فرمایا وہی درجہ جو اس وقت بھی ہے۔ یعنی روضہ پاک میں سب سے زیادہ قرب حاصل ہے (طبقات الکبریٰ) امام سیدی عبدالوہاب شعرانی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ صدیق اکبر کے دل میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جدائی کا غم اس قدر غالب تھا۔ کہ آپ کا کلیجہ جل کر کباب ہو گیا تھا۔ جس کی وجہ سے آپ کے منہ سے کباب بھننے کی بو آتی تھی۔ (سبحان اللہ)

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آخری وصیت

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلا کر فرمایا اے علی مجھے اپنے اس ہاتھ سے غسل دینا۔ جس ہاتھ سے حضرت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو غسل دیا تھا۔ پھر کفن دے کر مجھے رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے در اقدس پہ لے جانا۔ اگر بغیر چابیوں کے دروازہ شریف کھل جائے۔ تو مجھے حضور پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روضہ مقدسہ میں دفن کر دینا۔ ورنہ عام مسلمانوں کی قبروں میں (نتیجہ) معلوم ہوا کہ خلفاء اربعہ (چار یار) آپس میں شیر و شکر اور مخلص خیر خواہ تھے۔ اور ایک دوسرے کے دشمن کو اپنا دشمن سمجھتے تھے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک حضرت ابوبکر و حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے بعد سب سے بہتر ہیں۔ اور ان کو گالیاں دینے والے جھوٹے ہیں۔ یہ بھی معلوم ہوا۔ کہ حضرت

رضی اللہ تعالٰی عنہ نے ہی حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالٰی عنہ کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے روضہ پاک میں دفن کیا۔

مولیٰ تعالٰی لاچشم بینا اور قلب سلیم اور عقل فہیم عطا فرمائے اور تمام صحابہ کرام اور اہل بیت کرام رضی اللہ تعالٰی عنہم کی صحیح معنی میں محبت اور خالص عقیدت عطا فرمائے۔ اور ان کی ہدایات کے مطابق عمل کرنے کی توفیق دے۔ اور دلوں کو ضد تعصب ہٹ دھرمی۔ بغض۔ عداوت سے پاک صاف فرمائے آمین ثم آمین۔

بیس ۲۰ کا عدد

(۱) افضل الکل محمد رسول اللہ کے حروف بیس ۲۰ ہیں

(۲) الذین معہٗ ابوبکر الصدیق کے حروف بیس ۲۰ ہیں

(۳) اشداء علی الکفار عمر ان کے حروف بیس ۲۰ ہیں

(۴) رحماء بینھم عثمان الغنی کے حروف بیس ۲۰ ہیں

(۵) تراھم رکعا سجدا حضرت علی " " " ہیں

(۶) اول الخلفاء ابوبکر صدیق " " " ہیں

(۷) ثانی الخلفاء فاروق اعظم " " " ہیں

(۸) ثالث الخلفاء حضرت عثمان " " " ہیں

(۹) رابع الخلفاء علی شیر خدا " " " ہیں

(۱۰) ولا یاتل اولو الفضل منکم " " " ہیں

(۱۱) مالاحد عندہ من نعمۃ تجزیٰ " ہیں

(۱۲) مروا ابابکر فلیصل بالناس " " " ہیں

(۱۳) ثانی اثنین عتیق من النار " ہیں

(۱۴) الا تنصروہ فقد نصرہ اللہ " " " ہیں

(۱۵) آن امن الناس برسول اللہ " " ہیں

(۱۶) ان اللہ ینطق علی لسان عمر " " " ہیں

(۱۷) وان الشیطان یفرمن ظل عمر " " ہیں

(۱۸) ما علی عثمان ما فعل بعد ھذہ " " ہیں

(۱۹) سید الشہداء شہید کربلا " " ہیں

(۲۰) عالی مقام حضرت امام حسین " " " ہیں

(۲۱) حقا کہ بنائے لا الٰہ ہست حسین " " ہیں

(۲۲) صدیق۔ عمر۔ عثمان۔ علی حسنین کے " " ہیں

(۲۳) ابوبکر الصدیق فی الجنۃ " " ہیں

(۲۴) وعمر ابن الخطاب فی الجنۃ " " " ہیں

(۲۵) وعثمان ابن عفان فی الجنۃ " " ہیں

(۲۶) وعلی بن ابی طالب فی الجنۃ " " ہیں

(۲۷) العشرۃ المبشرۃ فی الجنۃ " " ہیں

(۲۸) فبایھم اقتدیتم اھتدیتم " " " ہیں

(۲۹) رضی اللہ عنھم ورضوا عنہ " ہیں

اعلان

انجمن ہذا کی سہ ماہی کانفرنس جو خاص علمائے کرام کی کانفرنس ہے۔ بمورخہ ۴ محرم الحرام ۱۳۷۷ھ مطابق یکم اگست ۱۹۵۷ء بروز پنجشنبہ (جمعرات) صبح دس بجے منعقد ہو رہی ہے۔ تمام سند دینی حضرات وقت کا خاص خیال رکھیں اور مندرجہ ذیل امور پر معلومات فراہم کریں۔

ایجنڈا

۱۔ انجمن ہذا کی ترقی کے لئے غور و خوض (۲) رفتار عالم کا تبلیغی لحاظ سے جائزہ لینا

۳۔ موجودہ حالات ملکیہ پر تبصرہ ... (۴) تبلیغ کیلئے مؤثر لائحہ عمل کا تقرر .....

دار العلوم حنفیہ فریدیہ بصیر پور

دار العلوم ہذا قوم کی اصلاح کیلئے بہترین اور بلند پایہ دینی خدمات انجام دے رہا ہے۔

ضروری گذارش انجمن ہذا کا رکن ہر سنی مسلمان بن سکتا ہے۔ رکن بنکر ثواب دارین حاصل کریں۔

یہ پمفلٹ خود پڑھیں دوسروں کو پڑھائیں اور عمل کرنے کی کوشش کریں۔

مرتبہ

ابو الضیاء محمد باقر ضیاء النوری صدر المدرسین دار العلوم حنفیہ فریدیہ

شائع کردہ شعبۂ نشر و اشاعت انجمن حزب الرحمٰن بصیر پور ضلع منٹگمری

فہرست اس کتاب کی۔